مولانا دین محمد عباسی درجہ تبلیغ
آن ادریج شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠

ختم نبوت ایک اہم موضوع ہے۔ جس کو عقائد اسلامیہ میں شہ رگ کا مقام حاصل ہے۔ یہ مسئلہ ضروریات دین میں شامل ہونے کی وجہ سے تمام اہل اسلام کے متفقہ اور جمیع فرق اسلامیہ کے مسلمہ عقیدہ کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے اس مسئلہ کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کا شمار ان بنیادی واساسی عقائد میں ہوتا ہے۔ جس کا اقرار کئے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ موضوع اگرچہ بہت وسیع اور پھیلا ہوا ہے۔ لیکن خوف طوالت کے پیش نظر اس کو نہایت مختصر اور جامع انداز میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس سے اس مسئلہ کے بنیادی پہلو واضح ہوجائیں اس مقالہ کو مندرجہ ذیل عناوین میں تقسیم کیا گیا ہے

۱۔ ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں۔ ۲۔ ختم نبوت حدیث شریف کی روشنی میں۔
۳۔ ختم نبوت اجماع صحابہؓ کی روشنی میں۔ ۴۔ ختم نبوت اجماع سلف صالحینؒ کی روشنی میں۔
۵۔ ازالہ شبہات۔ ۶۔ نگاہِ بازگشت۔

(شان نزول آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ)

ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں:۔

قبل از اسلام اہل عرب متبنی کو حقیقی بیٹے کا مقام دیتے تھے۔ یہ بدرسم شرعی لحاظ سے بالکل غلط تھی۔ کہ ایک آدمی دو خاندانوں کا وارث بنے۔ یعنی باپ کی جائیداد کا بھی وارث بنے۔ اور جس کا متبنی بنے اس کا بھی ورثہ لے!۔

حضرت زید حضور سرور دو عالم کے متبنی تھے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے باذن خداوندی عدت گذرنے کے بعد حضرت بی بی زینب بنت جحشؓ کے ساتھ نکاح فرمالیا۔ یہ زینب بنت جحش زید کی مطلقہ تھی۔ اس میں حکمت یہی تھی۔ کہ اس بدرسم کی قولاً وفعلاً تردید ہوجائے۔ قریش مکہ محسوس کرنے لگے کہ خاتم المرسلین نے اپنے متبنی زید

کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ ان کی تردید میں یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔
ترجمہ:۔ تمہارے مردوں میں سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز کے متعلق علم رکھتے ہیں۔
سوال۔ جناب سیدالمرسلین کی اولاد نرینہ اور دختر ینہ موجود تھی یہاں نفی کیسے واقع ہوئی۔
جواب۔ حضرت قاسمؓ حضرت طیبؓ اور حضرت طاہرؓ اس وقت انتقال فرما چکے تھے۔ اور حضرت ابراہیم رضی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے بعد میں پیدا ہوئے۔
جواب دوم:۔ اولاد بالغ کی نفی ہے رجل بالغ مرد کو کہتے ہیں۔ حضورؐ کی اولاد نرینہ بچپن میں انتقال فرما چکی تھی۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ حضورؐ کی عترت ہیں اولاد نہیں۔

لفظ لکن کی تشریح:۔

لفظ لکن استدراک کے لیے واقع ہوتا ہے۔ اس کے ماقبل اور مابعد میں مناسبت ضروری ہے۔ جیسے کہا جائے۔ زید نہیں آیا لیکن عمر آیا ہے۔ یہ جملہ درست ہے۔ کیونکہ زید اور عمر میں مناسبت ہے۔
اس آیت[1] میں لکن کے ماقبل میں نفی ابوت ہے۔ اور مابعد میں ثبوت رسالت ہے۔ ابوت اور رسالت میں مناسبت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب جسمانی کی نفی ہے۔ اور اب روحانی کا ثبوت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رسول کریم تمہارے جسمانی اب نہیں روحانی اب ہیں۔ اور یہ قیامت تک کے لیے سب کے روحانی باپ ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ اس کی تائید قرآن مجید کی یہ آیتِ مبارک کرتی ہے۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ ط) ترجمہ:۔ نبی کریم مومنوں کے ساتھ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور نبی کریم کے ازواج مطہرات ان کی مائیں ہیں۔ صاف ظاہر سی بات ہے کہ جب نبی کریم کی گھر والی امت کی روحانی ماں ہے تو سرور کائنات لامحالہ روحانی باپ ہیں۔
(تفسیر حقانی سورت احزاب صـــ)

خاتم کی تحقیق:۔

قرء العاصم بفتح التا خاتم والباقون بکسر التاء خاتم...... خاتم کا معنی مہر ہے۔ یہ لفظ بہت مقام پر استعمال ہوا ہے۔ جیسے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ان کے دلوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر لگا دی ہے۔

[1] تفسیر حقانی [2] تفسیر کشاف

وہ حق نہیں سمجھ سکتے۔

خِتَامُهٗ مِسْكٌ ۚ اس کی مہر کستوری کی ہوگی۔

رَحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۚ ترجمہ: سربمہر شراب

مہر میں ہمیشہ بندش کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے مندرجہ بالا مثالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ روزانہ دیکھتے ہیں۔ کہ مراسلات خطوط وغیرہ کے آخر میں مہر لگائی جاتی ہے۔ کبھی مکان کا تالا بند کر کے سیل پر مہر لگائی جاتی ہے۔ ڈاکیے خطوں کے تھیلوں کو بند کر کے مہر لگا دیتے ہیں۔ تاکہ سربمہر چیز میں نہ کوئی چیز ڈالی جا سکے اور نہ نکالی جا سکے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ حضور نبیوں کی مہر ہیں۔ سرور کائنات کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

النبیین کی لغوی تحقیق :-

النبیین نبی کی جمع ہے۔ لفظ نبی[1] کے تین ماخذ ہیں۔ (۱) نبأٌ (۲) نبوٌ (۳) نبیٌ

۱۔ نبأٌ اس کا معنی خبر ہے۔ یعنے النبی یخبر عن اللہ نبی اللہ تعالٰے سے خبر دیتا ہے۔

۲۔ نبوٌ اس کا معنی رفیع ہے۔ یعنے النبی رفیع عن الناس نبی کا مرتبہ لوگوں سے بلند ہے۔

۳۔ نبیٌ اس کا معنی طریق ہے۔ یعنے النبی طریق الوصول الی اللہ ۚ نبی اللہ تعالٰے کی طرف پہنچنے کا راستہ ہے۔

لفظ نبی کے شرعی معانی :-

النبی من قال لہ اللہ ارسلناك الی قوم كذا او الی الخلق كافة نبی وہ ہے۔ جس کو اللہ تعالٰی فرمائے کہ ہم نے تجھے فلاں قوم کی طرف بھیجا ہے۔ یا تمام مخلوق کی طرف بھیجا ہے[1]

النبیین[2] پر جو الف لام ہے۔ یہ الف لام استغراق کا ہے۔ کیونکہ الف لام چار قسم ہے۔

(۱) الف لام عہد ذہنی۔ (۲) الف لام عہد خارجی (۳) الف لام جنس (۴) الف لام استغراق

الف لام عہد ذہنی اور عہد خارجی کا یہاں تعلق نہیں۔ الف لام جنس جمع پر داخل نہیں ہوتا اور النبیین جمع ہے۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ یہ الف لام استغراق کا ہے۔ اور الف لام استغراق دو قسم ہے۔ (۱) استغراق حقیقی (۲) استغراق اضافی استغراق اضافی اس وقت ہوتا ہے جس وقت استغراق حقیقی محال ہو۔ یہاں استغراق حقیقی مراد لینا کوئی محال نہیں تو معلوم ہوا۔ کہ النبیین پر الف لام استغراق حقیقی کا ہے۔

---

[1] شرح مواقف [2] شرح جامی

معنے یہ ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالٰے کے رسول ہیں۔ اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ شرعی غیر شرعی ظلی بروزی ہر طرح سے نبوت کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔

نبوت اور رسالت میں فرق:۔

نبی وہ ہے۔ جو سابق نبی کی شریعت کی اشاعت کرے اور خود صاحب کتاب نہ ہو۔
رسول وہ ہے۔ جو شریعت کا بانی اور صاحب کتاب ہو۔ یعنے رسالت نبوت سے خاص ہے[1]۔ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جس طرح خاتم النبیین ہیں۔ اسی طرح خاتم المرسلین بھی ہیں۔

حوالہ جات تفاسیر:۔

نص فی انه لا نبی بعدی واذا کان لا نبی بعده فلا رسول ه بالطریق اولیٰ۔ لأن مقام الرسالة اخص من مقام النبوة [2]
ثابت ہو چکی ہے یہ بات کہ حضور کے بعد نبی نہیں ہے۔ جس وقت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہے۔ رسول بہ طریق اولیٰ نہیں ہے۔ کیونکہ رسالت نبوت سے خاص ہے خاتم النبیین ختم الله به النبیین قبله ولا یکون نبی بعده [3] ترجمہ:۔ اللہ تعالٰے نے حضورؐ تک نبوّت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
الغرض اس آیت کے ایک ایک لفظ سے ختم نبوّت ثابت ہوتی ہے۔ اور تمام مفسّرین ختم نبوّت پر متفق ہیں۔

اقسام اُمّت:۔

جناب حضرت محمد مصطفٰے کی اُمّت دو قسم ہے (۱) امّت اجابت (۲) اُمّت دعوت۔ مسلمان امت اجابت میں شامل ہیں۔ اور غیر مسلم امّت دعوت میں شامل ہیں۔ اور آنے والی تمام نسلیں بھی حضور کی امّت میں شامل ہیں۔ ہمیشہ امّت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اس بات کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے۔
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى..... ترجمہ:۔ آپ کا ہر آنے والا وقت گذرے ہوئے وقت سے ترقی پذیر ہوگا۔ اس کا ثبوت ظاہر ہے۔ کہ جناب محمدؐ مصطفٰے کی ظاہری زندگی میں اسلام صرف جزیرہ عرب تک محدود تھا۔

---

[1] شرح عقائد نسفی [2] تفسیر ابن کثیر [3] تفسیر ابن عباس۔

آج کرۂ عرض کے ہر کونے میں مسلمان ملتے ہیں۔ اور ایسے ہی ترقی کی رفتار تیز تر ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ تمام کائنات اسلام کے زیرِ نگین ہوگی۔ اس بات کی نشان دہی یہ آیت فرما رہی ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ وہ ذات ہے جس نے قرآن مجید اور دین حق کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجا۔ تاکہ غالب کرے اس کو تمام ادیان پر اگرچہ مشرک لوگ برا ہی کیوں نہ منائیں۔

تفسیر اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ۝ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بِالْهُدٰی بالتوحید ویقال بالقرآن شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ لیظہرہ علی الدین کلہ علی الادیان کلھا فلا تقوم الساعۃ حتیٰ لا یبقی احد الا دخل فی الاسلام اوادیٰ الیھم الجزیہ ۝[1]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو درس نبوت کے تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ ۝ کا یہی مفہوم مراد لے رہے ہیں۔ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک یہ پورے سات براعظم اسلام کے زیرِ نگیں نہ آجائیں ابھی تک تو تقریباً پچانوے کروڑ مسلمان دنیا میں آباد ہیں۔ اور کافی تعداد غیر مسلم ہیں۔ اور بہت مسلمان غیر مسلموں کے ماتحت غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے اکثر لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ کچھ لوگ ایمان نہیں لائیں گے مگر وہ بھی مسلمانوں کے غلام بن کر ذمی ہونے کی حیثیت سے جزیہ ادا کرتے رہیں گے۔ معلوم ہوا کہ حضور کی نبوت آخری نبوت ہے۔ اور قیامت تک قائم رہے گی۔ اس کی تائید اس حدیث شریف سے ہوتی ہے۔ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌ ۝[2] ترجمہ:۔ میں پیچھے آنے والا ہوں۔ اور وہ پیچھے آنے والا جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

آفتابِ نبوت:۔

یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر چیز تدریجاً ترقی کے منازل طے کرتی ہوئی منزلِ مقصود کو حاصل کر لیتی ہے۔ انبیائے سابقین جس قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے۔ صرف اسی قوم کو ہدایت فرماتے تھے۔ جب نبوت جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچی اور آپ نبوت کا گوہرِ مقصود تھے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا یاایھا النبی انا ارسلنٰك شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیًا الی اللہ باذنہٖ وسراجًا منیرًا ۝

ترجمہ:۔ اے نبی کریم ہم نے آپ کو گواہ اور مومنوں کو خوشخبری دینے اور کافروں کو ڈرانے والا اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والا اور سورج روشن بنا کر بھیجا۔

---

[1] تفسیر ابن عباس [2] مشکوٰۃ شریف اسماء النبی صلعم۔

عبداللہ بن عباسؓ نے سراجاً منیراً کی تفسیر مضیئًا یقتدی بك فرمائی ۔ یعنے آپ وہ سورج ہیں جس کی روشنی کے ساتھ اقتدی کی جاتی ہے ۔

اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کو سورج کے ساتھ تشبیہہ دی ہے، ظاہر ہے کہ سورج نہ ہو تو تمام دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے ۔ اگر کوئی شخص سورج کے سامنے چراغ پیش کرے تو یہ عقل کے خلاف ہے حضورؐ آفتاب نبوت ہیں ۔ نبوت حضورؐ پر ختم ہے ۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا ۔

کمال دین :۔

سابقہ کتب وصحائف سماویہ میں کمال دین کا کبھی ذکر نہیں آیا ۔ کیونکہ نبوّت جاری تھی ۔ جیسے عیسٰیؑ نے اعلان کیا ۔ ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد ۃ ترجمہ :۔ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں ۔ کہ میرے بعد ایک نبی آئیں گے جن کا نام مبارک احمد ہوگا ۔ حضورؐ کے سوا کسی نبی کو تکمیل دین کی بشارت نہیں ملی ۔ صرف حضورؐ کی ذاتِ گرامی کے لیے یہ عہدہ مخصوص تھا ۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر تکمیل دین کا اعلان ہوا ۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا ترجمہ :۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا ۔ اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ۔

اس آیت کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ آخری وحی تھی ۔ اور آیندہ کے لیے وحی کا دروازہ بند کر دیا گیا ۔

قرآن مجید سے پہلے جتنی کتابیں نازل ہوئی ہیں کسی کی حفاظت کا انتظام نہیں ہوا ۔ ہر رسول کے وصال کے بعد کتاب گم ہو جاتی تھی ۔ یا اس میں تحریف کی جاتی تھی ۔ لیکن قرآن مجید جو اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب ہے ۔ چودہ سو سالہ طویل عرصے میں زبر کی جگہ زیر بنانے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی ۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمادیا ۔ نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون ۃ ترجمہ :۔ ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں ۔ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے اٹھائی ۔ آج ہزاروں حفاظ قرآن مجید ملتے ہیں ۔

قرآن مجید کا لفظ بلفظ محفوظ رہنا ختم نبوت کی اظہر من الشمس دلیل ہے ۔ قرآن مجید کی ہر آیت ختم نبوّت کی نشان دہی کرتی ہے ۔ اس مقالہ میں زیادہ گنجائش نہیں ۔ اب چند احادیث لکھنا بھی مناسب سمجھتا ہوں ۔

ختم نبوت حدیث کی روشنی میں :۔

کتب احادیث میں بے شمار حدیثوں کا ایسا ذخیرہ موجود ہے جن سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے ۔

۱:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ہ

ترجمہ:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو عمر ابن الخطاب ہوتا۔

۲:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی ہ

ترجمہ:۔ اے علی تو مجھ سے ایسا ہے، جیسا ہارون موسےؑ سے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

۳:۔ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ یاایھا الناس انہ لانبی بعدی ولا امۃ بعدکم ہ

ترجمہ:۔ اے لوگو خبردار رہنا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ میں آخری نبی ہوں۔ اور تمہارے بعد کوئی امّت نہ ہوگی۔

(۱) عن ضحاک بن نوفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا امۃ بعد امتی ہ

ترجمہ:۔ حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔

(۲) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین

ترجمہ:۔ ضروری میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک ان میں سے اپنے آپ کو نبی ٹھہرائے گا۔ حالانکہ میں نبیوں کو ختم کر چکا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

مندرجہ بالا احادیث سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ آخری نبی ہیں۔ کسی طرح سے تاویل کی گنجائش باقی نہیں ہے۔ اور آنے والے جھوٹے نبیوں کے متعلق بھی پیش گوئی فرمائی کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہیں گے تم ان سے خبردار رہنا۔

ختم نبوت اجماع صحابہ کی روشنی میں:۔

مسئلہ ختم نبوت میں تمام صحابہ کرام متفق ہیں۔ کسی صحابی کو ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ بہت ثقہ صحابہ کرام نے ختم نبوت کی بے شمار روایات بیان فرمائی ہیں۔

صحابہ کرام کے نزدیک ختم نبوت کی اہمیّت:۔

دور خلافت حضرت ابوبکر صدیق کے آغاز میں بہت لوگ اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے تھے۔ اس نازک دور میں جو لوگ اپنے زعم یا طل میں نبوت کے خواہاں تھے جیسے سجاح بنت حارث جو یہودیہ کاہنہ عورت تھی۔ اسی دور میں اس نے

لہ ترمذی مشکوٰۃ باب مناقب عمر ؎ بخاری مسلم مشکوٰۃ باب مناقب علی ؎ مسند احمد جلد ۲ صلاا ؎ البیہقی کتاب الرویا ؎ ابو داؤد ترمذی مسلم بخاری کتاب الفتن

نبوت کا دعوئے کیا۔ اسود عنسی جو یمن کا رہنے والا تھا نبوت کا مدعی بن گیا ۔ مسیلہ کذاب جو یمامہ کا رہنے والا تھا۔ اس نے بھی نبوت کا دعوئے کیا اور اس کا بہت چرچا ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حکم جاری فرمایا کہ سب سے پہلے ان جعلی نبیوں کی سرکوبی کی جائے۔ سجاح بنت حارث اور اسود عنسی یمنی یہ دونوں تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے۔

مسیلمہ کذابؔ کافی تعداد کو گمراہ کر چکا تھا۔ اور بہت لشکر تیار کر چکا تھا۔ اس کی سرکوبی کے لیے پہلے حضرت عکرمہ لشکر لے کر پہنچے۔ افسوس دشمن کی تعداد کثیر تھی شکست کھا کر واپس ہوئے اس کے بعد حضرت شرجیل لشکر لے کر گئے مگر وہ بھی ناکام رہے۔

آخر حضرت خالد بن ولید کو اس کٹھن کام کے لیے لشکر لے کر آنا پڑا۔ بہت سخت جنگ ہوئی اکیس ہزار مرتد واصل جہنم ہوئے۔ ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے جن میں کثیر تعداد حافظ القرآن شامل تھے۔ مسیلمہ بن کذاب کی گردن اڑانے کا سہرا وحشی کے سر رہا۔ یہ واقعہ جنگ یمامہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس فیصلہ کن واقعہ سے مسلمانوں کا رعب ایسا چھایا کہ مدتوں تک کسی کو نبوت کے دعوئے کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

تبصرہ :۔ کیا ؟

جو لوگ سربکف ہو کر میدان یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ لوگ درس نبوی کے تعلیم یافتہ تھے۔ ان سب کے نزدیک خاتم النبیین کے بعد نبوت کا دعوئے کرنا کسی صورت میں کفر سے کم نہیں۔ تمام صحابہ کرام ختم نبوت کے مسئلہ پر متفق تھے۔ آج تک اہل حق کا مسلک یہی رہا ہے۔ کہ حضورؐ آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اجماع سلف صالحین کی روشنی :۔

اسی چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں آج تک مسلمانوں کا مسئلہ ختم نبوت میں اتفاق ہے۔ سلف صالحین میں سے چند برگزیدہ ہستیوں کے ختم نبوت کے متعلق نظریات نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ہست و عیسٰے نزول خواہد نمود و عمل بشریعت او خواہد کرد۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

اوّل ایشاں آدم است و خاتم ایشا محمد رسول اللہ۔

سلہ سیرت خالد جہاد یمامہ

ترجمہ :۔ آخری نبی محمد رسول اللہ ہیں۔ حضرت عیسےٰؑ نازل ہوں گے اور ان کی شریعت پر عمل کریں گے۔
پیغمبروں کے پہلے حضرت آدمؑ ہیں اور آخری محمدؐ رسول اللہ ہیں۔
۲۔ جناب مولانا روم صاحب رحمتہ اللہ علیہ (بیت)
یارسول اللہ رسالت را تمام   تو نمودی ہمچوں شمس بیگماں
ترجمہ :۔ قرآن فتح المنان میں خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
۳۔ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ دہلوی۔
آں مہر پیغمبران است بعد از وے ہیچ پیغمبر نہ باشد۔
ترجمہ :۔ حضرت محمدؐ نبیوں کی مہر ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ الغرض صحابہ کرام تابعین تبع تابعین تا دور حاضرہ مسئلہ ختم نبوت میں متفق ہیں۔ اگرچہ باقی مسائل میں ہزاروں اختلاف ہیں۔ اور حضور کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اجماع گمراہی پر نہ ہوگا۔ اب اجرائے نبوت کا قائل اور نبوت کا جھوٹا مدعی قرآن مجید اور حدیث شریف کے رو سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ازالہ شبہات :۔

سوال :۔ نزول مسیح علیہ السلام احادیث متواترہ صحیحہ سے ثابت ہے۔ ختم نبوت کیونکر باقی رہی؟
جواب :۔ حضرت مسیح علیہ السلام حضور کے ایک امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ حوالہ تفاسیر آیت ماکان محمد سورت احزاب پارہ ۲۲ میں مفسرین نے یہ جواب دئیے ہیں۔
تفسیر بیضاوی شریف :۔ لا یقدح فیہ نزول عیسٰی ینزل عاملا ومصلیا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ ؕ
ترجمہ :۔ عیسےٰؑ کا نزول ختم نبوت میں مخل نہیں ہوگا۔ عیسےٰؑ حضورؐ کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضورؐ کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔ گویا کہ حضورؐ کے بعض امتی ہیں۔
تفسیر مدارک :۔ عین ینزل عیسٰی علی شریعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ
ترجمہ :۔ جس وقت عیسےٰؑ نازل ہوں گے حضورؐ کی شریعت پر نازل ہوں گے۔
تفسیر روح البیان : کانہ بعض امتہ فلا یکون علیہ وحی ونصب احکام ؕ
تفسیر روح المعانی :۔ یکون خلیفۃ رسول اللہ وحاکما من حکام ملتہ بین امتہ ؕ
حیات عیسےٰؑ اور نزول عیسےٰؑ دلیل قطعی سے ثابت ہے۔ مگر حضور کے امتی بن کر نازل ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نئے نبی کی نفی ہے۔ وہ تو پرانے نبی ہیں۔

سوال: حضرت صدیقہ رض سے روایت ہے۔ کہ ولاتقولوا لا نبی بعدہ معلوم ہوا کہ وہ اجرائے نبوت کی قائل ہیں۔

جواب:۔ یہ درمنثور کی روایت ہے۔ درحقیقت یہ روایت عیسیٰ کے متعلق ہے۔ اصل روایت یہ ہے۔
ینزل عیسٰی ابن مریم یکسر الصلیب یقتل الخنزیر۔ قولوا خاتم النبین ولا تقولوا لا نبی بعدہ مسند احمد جلد ۶ ص ۱۴۹

سوال:۔ حضرت علی رض نے عبدالرحمٰن سلمی کو فرمایا کہ حسنین کریمین کو خاتم النبیین پڑھائیں معلوم ہوا کہ وہ اجرائے نبوت کے قائل تھے۔

جواب:۔ خاتَم النبیین اور خاتِم النبیین دونوں سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے۔ خاتِم کا معنی ختم کرنے والا یہ تصریح ہے۔ اور خاتَم کا معنی مہر یہ کنایہ ہے۔ اور علم کلام کا مشہور قاعدہ ہے۔ کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح کنایہ تصریح سے زیادہ بلیغ ہے۔ حضرت علی نے کنایہ پسند فرمایا۔

ختم نبوت کی عقلی دلیل:۔

آپ سے پہلے سوا لاکھ پیغمبر آئے طرح طرح کے احکام تغیر و تبدل کرنے سے اصلاحیں ہوتی رہیں۔ آخر جو کسر باقی رہ گئی تھی۔ وہ آپ کے عہد میں پوری کر دی گئی۔ رہی نئی پیش آنے والی ضرورتیں ان کی تدبیر بھی کتاب وسنت میں رکھ دی گئی۔ وقتاً فوقتاً مجدد مجتہد حکیم امت کتاب وسنت سے حاجت برا ری کرتے ہیں۔ نئے نئے نبی بھیجنے سے سیاست ملیہ میں بڑا انقلاب واقع ہوتا ہے۔ جس میں ہزاروں انسان گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس مشقت کو بندوں سے دور کر دینا مناسب تھا۔ جس کی طرف وکان اللہ بکل شیءٍ علیماً ۵ اشارہ ہے۔ کہ عواقب امور کو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔

نگاہِ بازگشت:۔

اختصار سے کام لیتے ہوئے میں نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک جامع بحث ہدیہ ناظرین کر دی ہے۔ اور اپنے موضوع کی تشریح وتوضیح اس کے دلائل قرآنیہ حدیثیہ اور اجماعیہ پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں۔ اور مخالفین کے اعتراض شبہات کا قلع قمع بھی بخوبی کر چکا ہوں۔ اب آخر میں میں اپنے مقالہ پر نگاہ بازگشت ڈالتے ہوئے چند خصوصی اشارات پیش خدمت کرتا ہوں۔

۱۔ خاتم ختم سے ہے۔ جس کے معنی میں بندش کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور اس پر بے شمار شواہد ہیں۔
۲۔ النبیین میں لام استغراق حقیقی کا ہے۔ حضور کے بعد کوئی شرعی۔ غیر شرعی، ظلی بروزی نبی نہیں آئے گا

۳۔ نبی عام ہے ۔ رسول خاص ہے ۔ عام میں خاص شامل ہوتا ہے ۔ لہذا حضور خاتم النبیین بھی ہیں اور خاتم المرسلین بھی ہیں ۔

۴ ۔ قرآن مجید کی آیات حضور کے آخری نبی ہونے کی تصریح کر رہی ہیں ۔ علاوہ ازیں ایسی آیات بے شمار ہیں ۔ جن سے اشارۃً یا دلالۃً یا اقتضاءً ختم نبوت کا ثبوت ہوتا ہے ۔

۵ ۔ ان احادیث کا شمار ممکن نہیں ہے ۔ جن میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح کی ہے ۔ کہ میں آخری نبی ہوں اور اس مسئلہ کو ذہن نشین کرانے کے لیے مثالیں بھی دی ہیں ۔

۶ ۔ صحابہ کرام رض اقرار ختم نبوت کو اساس ایمان تصور کرتے تھے ۔ اور احادیث و واقعات میں اس کا بین ثبوت ہے ۔

۷ ۔ پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے ۔ اور کوئی محدث مفسر اور فقیہ اس اجماع سے باہر نہیں ۔

۸ ۔ حضرت عیسےٰ حضور کے ایک امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے نہ کہ نبی ہونے کی حیثیت سے ۔

گر قبول افتد زہے شرف